سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بیوی کی دبر (پاخانہ والی جگہ) میں وطئ کرنے کا کیا حکم ہے، کیا اس پر کوئی کفارہ بھی ہے؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیوی سے دبر میں وطئ وجماع حرام ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے کو ملعون قرار دیا ہے شریعت اسلامیہ نے اس حرام فعل کا کوئی کفارہ مقرر نہیں کیا، اس لیے اس کا کفارہ تو صرف توبہ وندامت اور اللہ کی طرف رجوع وانابت ہے شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا: بیوی سے دبر میں وطئ کرنے کا حکم کیا ہے، اور کیا ایسا کرنے والے پر کوئی کفارہ بھی ہے؟ شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیا: "عورت کی دبر میں وطئ کرنا کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے اور قبیح ترین معاصی میں سے ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا) (رواہ أبوداود: 2162) وحسنه الألباني في صحیح أبي داود

"جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں وطئ کرے وہ ملعون ہے" (سنن ابوداود حدیث نمبر: 2162) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے حسن قرار دیا ہے اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(لا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ) (رواہ الترمذي: 1166) وحسنه الألباني في صحیح الترمذي

"اللہ سبحانہ وتعالی ایسے شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو کسی مرد سے بدفعلی کرے یا اپنی بیوی کی دبر میں وطئ کرے" سنن ترمذی حدیث نمبر: 1166) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے

ایسا قبیح فعل کرنے والے کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہوسکے وہ اس شنیع فعل سے توبہ کرلے، اور توبہ یہ ہے کہ وہ فوری طور پر اس گناہ کو چھوڑ دے، اور اس گناہ کو اللہ کی تعظیم کرتے اور اس کی سزا سے ڈرتے ہوئے چھوڑے، اور جو کچھ ہوا اس پر نادم ہو، اور سچا و پختہ عزم کرے کہ آئندہ ایسا نہیں کریگا، اور اس کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کی جدوجہد کرے، جو شخص بھی توبہ کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اس کی توبہ قبول کرکے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى (طہ/72)

''یقیناً میں ایسے شخص کو معاف کر دیتا ہوں جو توبہ کرتا اور ایمان لا کر اعمال صالح کرتا اور پھر راہ ہدایت اختیار کرتا ہے'' اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا * يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا * إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (الفرقان/68-70..)

''اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو الہ و معبود نہیں بناتے، اور نہ ہی اس جان کو ناحق قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے قتل کرنا حرام کیا ہے، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی بھی ایسا کریگا وہ گناہگار رہے، اسے روز قیامت دوہرا عذاب دیا جائیگا اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہے گا، مگر وہ جو توبہ کر لے اور ایمان لائے اور نیک و صالح اعمال کرے تو یہی ہیں وہ لوگ جن کی برائیوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں تبدیل کر دیگا، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے''

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق دبر میں وطئ کرنے والے پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کرنے سے اس پر بیوی حرام ہوتی ہے، بلکہ بیوی اس کی عصمت و نکاح میں ہی رہے گی، اور بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسے شنیع و قبیح فعل میں خاوند کی اطاعت کرے، بلکہ بیوی کو چاہیے کہ اگر خاوند ایسا قبیح فعل کرنا چاہے تو اسے ایسا نہ کرنے دے، اور اگر خاوند اس فعل سے توبہ نہیں کرتا تو بیوی فسخ نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس سے عافیت نصیب فرمائے " انتہی مختصرا (فتاوی اسلامیۃ (256/3).

امام بھوتی رحمہ اللہ کا کہنا ہے: "اور اگر وہ یہ فعل (بیوی سے دبر میں وطئ) کرتا ہے تو اسے تعزیر (یعنی حاکم اسے ایسی سزا دے جو اسے اور اس جیسے افراد کو اس فعل سے روک دے) لگائی جائیگی، کیونکہ اس نے ایسی معصیت کا ارتکاب کیا ہے جس کی کوئی حد اور کفارہ نہیں " انتہی کشاف القناع (190/5) یہاں انہوں نے صراحت کی ہے کہ یہ ایسی معصیت ہے جس میں کوئی کفارہ نہیں دوم: اکثر لوگ اس وقت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جب وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی معین گناہ پر کفارہ واجب نہیں تو اس کا معنی ہے کہ یہ گناہ چھوٹا اور ہلکا سا ہے، لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے، بلکہ اگر کہا جائے کہ: دبر میں وطئ کرنے کا اللہ نے کفارہ مقرر نہیں کیا کیونکہ یہ تو اس گناہ سے بھی بڑا ہے جو کفارہ ادا کرنے سے ختم ہو جاتا ہے، تو یہ بعید نہیں ہے، جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے جھوٹی قسم کے بارہ میں فرمایا ہے: "الغموس: جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانے کو غموس کہا جاتا ہے اور یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ اسے کفارہ ختم کرے " انتہی دیکھیں: التاج والاکلیل (406/4) اور المدونۃ (577/1) میں بھی یہی درج ہے

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی